بغیر مہر مقرر کیے نکاح کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے علمائے کرام اس بارے میں کہ اگر نکاح میں مہر معین نہ کیا تو کیا نکاح درست ہو جائے گیا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! اگر نکاح کے وقت مہر معین نہ کیا جائے تو نکاح شرعاً درست ہو جاتا ہے لیکن ایسی صورت میں عورت کو بعد میں مہرِ مثل دیا جائے گا۔ عورت کے خاندان کی اُس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اُس کے لئے مہر مثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔

فتاوی عالمگیری میں ہے "وإن تزوجها ولم يسم لها مهرا أو تزوجها على أن لا مهر لها فلها مهر مثلها إن دخل بها أو مات عنها" ترجمہ: اور اگر کسی عورت سے نکاح کیا لیکن اس کا مہر بیان نہیں کیا یا اس شرط پر نکاح کیا کہ اس کے لئے مہر نہیں ہوگا تو (ان دونوں صورتوں) میں اس کے لئے مہر مثل ہوگا اگر دخول کر لیا یا وہ مر گیا۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 304، دار الفکر، بیروت)

فتاوی خلیلیہ میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں مفتی خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "یہاں دو چیزیں ہیں۔ ایک نفس مہر، دوسرا تعین مہر۔ نکاح کے لئے مہر لازم ہے یعنی مہر کا ذکر نکاح میں ہو یا نہ ہو بلکہ مہر کی نفی شرط کر دی ہو جب بھی مہر دینا لازم آئے گا اور نکاح درست ہوگا۔ اور تعین مہر نکاح کے لئے کچھ ضروری نہیں اگر تعین مہر نہ ہوگی تو مہر مثلی دینا لازم ہوگا۔ بہر صورت نکاح کے انعقاد میں کوئی شبہ نہیں۔" (فتاوی خلیلیہ، جلد 2، صفحہ 104، ضیاء القرآن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "عورت کے خاندان کی اُس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اُس کے لئے مہر مثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔" (بہارِ شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 71، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4144

تاریخ اجراء: 24صفر المظفر1447ھ/19اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net